بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ | جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد ۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	سے۵
معاونین	عہ۵
برضائے	صہ
خود	سے
عام قیمت	عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آؤ۔ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱ ۔ تاتیک نصرتی ۔
ترجمہ ۔ میری مدد تیرے پاس آئے گی ۔
۲ ۔ یاتیک من کل فج عمیق
ترجمہ ۔ ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس لائیں گے ۔
۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ حسنت مستقراً ومقاماً
ترجمہ ۔ خوب ہوا از روئے جگہ قرار پکڑنے کے اور از روئے جگہ ٹھہرنے کے ۔

۵ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ ما گو سفندان عالی جناب ۔
۶ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ بوقت صبح پیش از نماز فجر ۔ رؤیا دیکھا کہ مین گورداسپور سے آیا ہون ۔ اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہون جو گلے رنگ کا ہے ۔ گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے ۔ اور سجدہ بھی کیا ہے ۔ مجھے خیال آیا کہ ... گورداسپور گیا تھا تو میرا ... بھائی بیمار تھا ۔ اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی ۔ معلوم نہین ۔ اس کا اب کیا حال ہے ۔ گھر کے پاس کوچہ مین بہران بخش حجام تھا ۔ وہ بڑی خوش خوش باتین کرتا ہے ۔ جس سے مین نے سمجھا ۔ کہ اب بھائی صاحب تندرست ہون گے ؟

۷ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ قبل از نماز فجر ۔ رؤیا ۔ دیکھا ۔ کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی ۔ (اسی روز ایک خادمہ تابی نام کی پوتی عمر تیس سال مین فوت ہوئی ۔ بچہ جننے کے بعد بیمار رہتی) ۔

۱۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا ۔ کہ مین کسی جگہ ہون اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے ۔ تو دیکھا کہ وہان بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہین بیٹھے ہین ۔ جن سے کراہیت ہوئی ۔ پھر مین نے شادی خان کو بلانا چاہا ۔ اور خیال آیا ۔ کہ اتنے آدمیون مین سے اُسے کس طرح شناخت کرون ۔ مگر مین نے آواز دی ۔ تو شادی خان فوراً کھڑا ہو گیا ۔ اس کے ساتھ الہام ہوا ۔
اذ کففت عن بنی اسرائیل
ترجمہ ۔ جب مین نے بنی اسرائیل کو دشمنون کے شر سے بچا لیا ۔

۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء یا اس کے قریب کا الہام ۔ تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا ۔ ترجمہ ۔ دنیا کی زندگی کو تم اختیار کرتے ہو
۱۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا ۔ کہ قدرت اللہ کی بیوی روپیون کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس مین ایک لکڑی بھی ہے
الہام ۔ ارید الخیر
ترجمہ ۔ مین خیر کا ارادہ کرتا ہون

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اللّٰھم اجرنا فی مصیبتنا ۔ اللّٰھم لا تفتنا بعدہ واخلف لنا خیراً منہ واغفر لنا ولہ ۔
حضرت مولوی صاحب کاربنکل دنبل کے عوارض سے کلی شفا پا کر پھر ذات الجنب کی بیماری سے آج ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز بدھ بعد نماز ظہر ... اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ابتدا بیماری سے ۱۵ دن تک بیمار رہے ۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم منزلہ ووسع مدخلہ ۔ آن مخدوم کے ایام علالت مین بلکہ اس سے بھی چند روز پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ... توفتاً اخبار مین شایع ہوتے رہے اس دن کی پہلے سے خبر دیتے تھے جیسا کہ الہام نزع عیسیٰ ومن معہ عیسیٰ اور اس کے ساتھی نزع مین پڑ گئے (بدر مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء) اور الہام سینتالیس سال کی عمر ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (بدر مورخہ ... ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام کفن مین لپیٹا گیا (بدر مورخہ ... ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام ۔ ان المنایا لا تطیش سھامھا بتحقیق موتون کے تیر نہین رد کئے جا سکتے (بدر مورخہ ... ستمبر ۱۹۰۵ء) الہام ۔ اذا جاء افواج وسمع من السماء ۔ جب آسمان فوجین اور ... زہر آئی (بدر مورخہ ... ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام ۔ تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا یہ تمام الہامات صریح طور پر موت کی خبر دیتے تھے اور دعا کا یہ اثر ہوا کہ پھر بھی خدا نے دکھا دیا کہ کاربنکل سے بالکل شفا ہو گئی اور تمام زخم اچھے ہو گئے مگر چونکہ الہامات مذکورہ بالا کے ... موت تھی اس لئے ایک اور بیماری لاحق ہو گئی یعنی ذات الجنب ۔ اور اس نتیجہ سے ۱۰۶ درجہ کا بخار ایک رات اور قریباً ایک دن رہ کر ظہر و عصر کے درمیان قریباً اڑھائی بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ۔ یہ عجیب قدرت حق ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے ... دعا کے کاربنکل کو اچھا کر دیا دوسری طرف جیسا کہ الہامات مین فرمایا تھا موت بھی آگئی ۔ اور چونکہ انسان دوستون کی زندگی اور ان کے واسطے خیر کا حریص ہوتا ہے ۔ اس عاجز اور دیگر دوستان ایڈیٹر الحکم نے بعض رؤیا اور الہامات کو اپنے اجتہاد سے مبشر سمجھ کر اور موت کے الہامات کو نظر انداز کر کے اور درمیان مین کئی روز مولوی صاحب کی طبیعت کو اچھا پا کر اور اصل کاربنکل کو شفا پاتے دیکھ کر یہی سمجھا بلکہ لکھا کہ اب مولوی صاحب خطرہ سے نکل گئے ۔ مگر خدا کو یہی منظور تھا ۔ کہ یہ معزز دوست ہم سے جدا ہو اور اسکی جدائی سے ہم غمناک ہون ... ہم صبر کرتے ہین اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ مین بعض معزز صحابہ کی وفات اور شہادت کا صدمہ ہوتا تھا ایسا صدمہ ہم نے بھی دیکھا اور مولوی صاحب ممدوح کا بڑی استقامت اور رضا بالقضا سے خاتمہ ہوا آخیر وقت تک خدا تعالیٰ کو دردناک دل کیسا تھ یاد کرتے رہے اور مرحوم کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مع جماعت جن کی تعداد قریباً دو سو ہوگی ۔ میدان مین پڑھایا اور تمام جماعت آپ کے غم مین چشم پر آب تھی ۔ اور عین جنازہ پڑھنے کے وقت ایک طرف جماعت کے لوگ چشم پر آب تھے اور دوسری طرف آسمان سے مینہ کے قطرات اس طرح گرتے تھے جیسا کہ بوندا باندی ہوتی ہے اور جنازہ پڑھنے کے بعد وہ قطرے بند ہو گئے ۔ ان قطرون کا گرنا بعینہ رونے کی شکل پر تھا جس سے ثابت ہوا کہ آسمان بھی انکی موت پر رویا ۔
حضرت مکرم مولوی نور الدین صاحب نے مرحوم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور چشم پر آب ہوئے اور جیسا کہ آنحضرت نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا تھا ہم بھی کہتے ہین ۔ ان العین تدمع والقلب یحزن ۔ ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا عبدالکریم لمحزونون ۔ قضائے آسمانی تو یہ تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا تھا ۔ واقع ہو گئی مگر مرحوم کی ایام علالت مین جو ہمدردی غمگساری اور خدمت حضرت مسیح نے اپنے ایک خادم کیواسطے دکھلائی وہ قیامت تک اسوۂ حسنہ کی ایک مثال قائم رہیگی ۔

تازہ وحی

۱۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ قبل دنا موتنا ۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم ۔ ۱۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ انی معک یا ابن رسول اللہ ... ما انت ...
فرمایا پہلے الہام کے یہ معنے معلوم ہوتے ہین کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کیجاتی ہے یا حد سے زیادہ اسکی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم مین ہو جاتا ہے ۔ خدا ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا اسکا قائم مقام کر دیتا ہے ۔ تا در از بے نیاز ہے ۔ پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام ہوا تھا ...

ڈائری صدیق

فرمایا مسلمانون کو چاہئیے ۔ کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرین ۔ اگر اسے خوش کرین تو سب کچھ مل سکتا ہے مگر ان کی یہی تو بدقسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہین ۔ مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب مین دیکھتا ہون ۔ کہ مسلمانون کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا ۔ مگر انہون نے اس کی قدر نہین کی ۔ خدا چاہتا ہے بے پروائی کیا ... کرے ۔ دین کی کچھ بھی پروا اور غیرت نہین باہم اگر جنگ و جدل ہے ۔ تو اس مین بھی ریا ۔ عجب مقصود ہے ۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور عظمت لیکن جو شخص ہر امر مین اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے ۔ اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت مین ایسا محو ہو ۔ کہ ہر کام مین اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو ۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر مین صدیق کہلاتا ہے ۔

غریب جماعت

ہم جس طریق سے اسلام کو پیش کر سکتے ہین دوسرا نہین کر سکتا ۔ مگر شکایت یہ ہے کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ۔ کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے ۔ تاہم مین دیکھتا ہون کہ ان مین صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہین کرتے ۔ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم

اس کے فضل کے امیدوار ہین

طوفان

جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو۔ تو انسان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا۔ اسی طرح پر اسلام پر طوفان آئے ہین مخالف ہر وقت ان کوششون مین لگے ہوئے ہین۔ کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن مین یقین رکھتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملون سے بچائے گا۔ اور وہ اس طوفان مین بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہین۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتون کو اٹھ اٹھ کر دعائین کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتین سنتی نہین۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے اس وقت راتون کی دعائین ہی کام کیا کرتی تھین۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت مین ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ ہم سے جب اس کوشش مین لگے ہوئے ہین۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہین خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ مین تو یہان تک یقین رکھتا ہون۔ کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان مین شائع ہو۔ تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچین۔ لیکن ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے

پاک نفس

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے، جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہان ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسرون پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہین۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلون کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل مین سوز و گداز رکھتا ہے۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی روحانیت صعود نہین کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل مین پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس مین ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہین۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت مین دعوے کرتے ہین۔ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپؐ کو پیش آئے۔ کہ ہمین تو ان کا ہزاروان حصہ بھی نہین آئے۔

مصائب

وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا۔ کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کیطرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا۔ دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ مین اور عربون جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم مین آپؐ نے وہ ترقی کی۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہین کر سکتی

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انھین سنایا۔ کہ یہ لات اور عزیٰ جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہین۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربون کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہین عربون مین ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشو و نما پایا۔ اور ترقی کی۔ انھین مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمین امید ہوتی ہے۔ کہ انھین مخالفون سے وہ لوگ بھی نکلین گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہون گے۔ اور یہ جماعت جو اس وقت تک طیار ہو رہی ہے۔ آخر انھین مین سے آئی ہے۔

دلّی پر امید

کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہین۔ ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلی سے کوئی امید نہین رکھنی چاہیئے۔ مگر میرے دل مین یہی آتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہین۔ دلی مین بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہون گے۔ جو آخر اس طرف آئین گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا تعلق دلی سے کیا ہے۔ یہ بھی خالی از حکمت نہین۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کبھی ناامید نہین ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلی ہی کے ہین غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہین ہے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ مکہ والون نے کیسی مخالفت کی۔ اور پھر اسی مکہ مین سے وہ لوگ نکلے۔ جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھیرے۔ کیا یہ سچ نہین ہے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی مین سے تھے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل مین ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی مکہ والون مین سے تھے۔ حضرت عمر رضؓ بڑے بھاری مخالف تھے۔ یہان تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل مین بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومین بھی ان کی تعریف کرتین۔ اور ان کا نام عزۃ سے لیتے ہین

ہم کو وہ مشکلات پیش نہین آئے۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے جب تک پورے کامیاب نہین ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھ نہین لیا۔

ہماری کامیابی

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہین۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس مین کامیاب نہین ہو سکے اور انھون نے دیکھ لیا ہے۔ کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی انہون نے کی ہے۔ اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہین۔ کہ یہ شخص مر جاویگا۔ اور جماعت متفرق ہو جاویگی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے۔ کہ جن مین کوئی کشش نہین ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ مگر وہ نہین جانتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے؟ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہون گے۔ کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا نے ان کو کیسا نشو و نما دیا اور پھیلایا ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے۔ تو ایسے فرقون کی نظیر موجود نہین۔ جو عالم پر محیط ہو جاتے ہین۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادون پر نظر کر کے حکم کرنا چاہیئے۔ جو لوگ رہ گئے۔ اور ان کی ترقی رک گئی۔ ان کی نسبت ہم یہی کہین گے۔ کہ وہ اس کی نظر مین مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہین۔ بلکہ وہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر مین ایسے لوگون کو نظیر مین پیش کرتا ہون۔ جو اپنے وجود سے جل جاوین۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہش مند ہون۔ اس کی راہ مین ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہون۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انھین تباہ کر دے؟ کون ہے۔ جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے نشو و نما کا باعث ٹھیرتا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا مین ہوئے ہین کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان مین سے کون تباہ ہوا ایک بھی نہین اور پھر آنحضرۃ صلعم کو مجموعی طور پر دیکھلو۔ کیونکہ آپ جامع کمالات تھے ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے مگر آپ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جس کی نظیر دنیا مین نہین ملتی۔

قصیدۂ عربی بے نقط

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے +

مولوی غلام رسول صاحب موصوف کے سامنے کسی شخص نے فیضی کھیبی کا ایک قصیدہ پیش کیا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں لکھا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایسے قصیدے تو یہ عاجز حضرت مسیح کا ادنیٰ خادم اور غلام بھی لکھ سکتا ہے چنانچہ اُسیوقت اُس قصیدہ سے دگنا قصیدہ یعنی اسّی شعر کا لکھدیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے

لک اللهم حمد کل حمد
اے اللہ تمام حمد تیرے لیے ہی ہے

وعد الحمد کالامر المحال
اور شمار کرنا حمد کا امر محال کی طرح ہے

و اللهم صل علی محمد
اے اللہ صلوٰۃ بھیج حضرت محمد پر

وال محمد اهل الکمال
اور آپ کی آل پر جو کامل اور مکمل ہے

و سلم دائما ما دام دهر
اور سلام بھیج ان پر جبتک کہ زمانہ ہے

مع الرسل الکرام وکل هال
مع تمام رسولوں کے جو بزرگ ہیں

وا رائم مسلک الصلحاء هودا
میں ایسے صالحین کے طریق کو اپنی ہدایت کے لیے

ولمدا الهدی محو المعال
توبہ اور خشوع سے محبت کے ساتھ اختیار کرتا ہوں

و اسلام صراط الله اصلا
اور وہ طریق اسلام ہے جو دراصل الٰہی طریق ہے

ومسلک اهله اهل الرحال
اور وہی طریق اہل اللہ کا ہے

سوی الاسلام اطوار المهالک
اسلام کے سوا اور سب طریقے ہلاکت کے ہیں

مسالک دهکل وکسر ملال
جنہیں چلنے سے ہر طرح کے نقصان اور خسارہ اٹھانے پڑتے ہیں

امد الله اسلاما مدا ما
اسلام وہ پیارا طریق ہے جس کی ہمیشہ اللہ نے مدد کی

وارسل کل دور للحوال
اور ہر صورت کے وقت جسکی تائید کیلیے رسولوں کو بھیجتا رہا

ورسل الله کالدرر اللوامع
اسکے سارے رسول چمکنے والے موتی ہیں

واحمد لولو صدر العوال
اور احمد ان سب سے بڑے موتی کی طرح ہیں

له المملوک کالرسل الکرام
آپ کے غلام بھی رسولوں کی طرح ہیں

ومولی احمد المملوک عال
اور مولیٰ احمد کے تمام غلاموں سے بڑھکر غلام ہیں

والموعود حل الدور عهدا
یہ بھی موعود ہیں جو مجددہ کیا افق اس زمانہ میں

امام کامل هاد الهدال
امام کامل اور لوگوں کے ہادی ہوکر آئے ہیں

و دوص مصلحا للطمل کلا
یہ موعود بڑی بلندی سے لوگوں کی اصلاح کیلیے اُترا

علی عهد الدکالی والا لالی
یہ اسوقت اترا جب شیطان اور باطل پرستی کا زمانہ تھا

و لماحل سماح الدور حلسا
اس زمانہ کی فضا میں جب وہ اندھیروں کے لیے

کلمع الطوس للدلس المحال
چاند کیطرح بڑی خیر و برکت کے ساتھ اُترا

الی اکرامه مال الکرام
تو کریم النفس لوگ اسکے اکرام کی طرف جھکے

وعمد الصوص کالالاط العصال
اور وہ آدمی جو کہ چوری اور خست رکھنے والے کیطرح لئیم تھے

وداوی الله حاکل هد
ہر ایک کریم النفس کیلیے اللہ تعالیٰ نے اسے ہادی بنایا

ودحر المسمعد وکل مال
اور غصہ سے گھمنڈ کرنے والے کو اللہ نے رد کیا

وادا ه الله هادس والصواکم
اور اسکے اسیاسی عضہ کرنیوالیکو طرح طرح کی مصائب ملا کیا

واصماه الطوطل مصال
اور مست نے وقتہ حملہ سے اُسے شکار کیا

الا حل الرسول محل رسل
اے منکر آگاہ ہو کہ یہ رسول آنیکا وقت ہے

دعاه الدور لم کل دلس
اس رسول کو ہر ظلمت زمانہ نے طلب کیا ہے

وما دعواه ولعا مکا دره
اس کا دعویٰ جھوٹ نہیں جیسے منگھڑت ہو

هو المحمود مسعود امطاعا
یہ محمود مسعود اور مطاع ہے

علی دعواه صود کل علم
ہر نشان اور ہر علم نے اسکے دعویٰ پر صاد کیا ہے

اراه الله العلائم کلها ما
ان لوگوں کو خدا نے تمام علامتیں دکھا دیں

وصاروا کلهم اعداء هاد
تاہم کر نیکے بجائے سب دشمن ہو گئے

وعدوا مسلما لا طامدلطا
ایک مسلمان کو انہوں نے خبیث آدمی سمجھا

ولما صرح الاسرار عادوا
اور جب اسنے بار یک اسرار ظاہر کیے تو انہوں نے عداوت کی

وکم هادلهم مرا هدا هم
ایسے کئی اور بھی ہادی ہیں جنکی ہدایت انکو تلخ لگی

وکل مکرم محسود دهر
اور یہ دستور ہے کہ ہر ایک مکرم شخص زمانہ کا محسود ہوتا ہے

واحمد احمد المولی لاحمد
برخلاف سکے میں اس مکرم کی جو احمد ہے اور احمد عربی کا غلام ہے حمد کرتا ہوں

الا هو اهل الهام وعلم
آگاہ ہو کہ یہ ملہم ہے اور اہل علم اور ادراک ہے

هداه الله مسلک اهل سلم
اللہ نے اسے اہل اسلام کی طریق کیطرف رہنمائی کی

وعلمه علوما کالسرائر
خدا نے اسے دقیق علوم سکھائے ہیں

والهمه سداد ملل کلا
اور تمام مذاہب کی سچائی سے الہاماً اسے مطلع کیا

واعطاه الکئوس کئوس ود
اور اسے محبت کے پیالے پلائے

وارسل مصلحا للدور حکما
اور اس زمانہ کی اصلاح کیلیے اور لوگوں کے اختلافات کے لیے حکم اور عدل کرکے بھیجا

اما اطلعوا علی الاسرار اصلا
کیا لوگ ان اسرار پر جو اس زمانہ میں ظاہر ہوکر اور جنکی اس امام نے کئی بار تفصیح بھی کردی ابھی تک مطلع نہیں ہوئے

اعموا ما راوا لمع السواطع
کیا اندھے ہو گئے جس سے انکو اسکے دعوے کمال کے چمکارے اور روشنیاں نظر نہیں آتی ہیں

وموسم وطرهم اهل العدال
اور اسوقت جبکہ آن کے آنے کی حاجت ہوتی ہے

وارهاص لموسم کل دال
جو آنیوالے بشارت کے لیے بطور ارہاص کے تھا

وما هو والعا اهل الکمال
اور نہ یہ مدعی جھوٹا ہی ہے۔

رسول الله کالرسل العوال
اللہ کا رسول ہے بڑے رسولوں کی طرح ہے

وکلمه کل عاص کالدمال
اور ایک سرکش اور نافرمان نے کلام کیا جیسے گرین پر پھینکنا

رادها موعدا ها کالطلال
جنکا کھولنے وقت موعود پر بارش کی طرح برستے دیکھا

وحسدوه المراهص والمعال
اور اس ہادی کا اسکے مراتب کے لیے حسد کیا

ومردودا ومعدوم الکمال
اور مردود جانا اور کہا کہ یہ معدوم الکمال ہے

وصالوا للعلاص مع العصال
اور کچھ لوگوں سمیت اسکے لڑائی کیلیے اٹھے اور اس پر حملے کئے

وعودوا الکلمو کلم الملال
اور اسکی طرح انسے بھی عداوت کی گئی اور برملا باتوں سے زخمی

واهل الدهر حساد لعال
اور اہل زمانہ عالی مرتبہ انسان کے حاسد ہوا کرتے ہیں

امام الدور والدور الطوال
حمد کرتا ہوں اور یہی اس زمانہ کا اور آخری زمانہ تک کا امام ہے

وادراک وحلال السوال
اور لاحل سوالوں کو حل کرنے والا ہے

صراط الهلس امرح کل دال
اس راہ کی طرف جو خیر کثیر کی راہ ہے اور ہر ایک راہ دستی ہے

وکلمه کلا ما کاللال
اور اس سے چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح کلام کیا

واعلم الدلائل کالعوال
اور بڑے دلائل سے آگاہ کیا جو بڑی نیزوں کیطرح باطل کو

واروا ه الوداد مع الوصال
اور محبت اور وصال کے شربت سے اسے سیراب کردیا

وعدلا للوری مولی الموال
[illegible]

وصرحهم امرا للهدال
[illegible]

سواطع امره دعوی الکمال
[illegible]

عزیز الرحمٰن

ریویو

دکن کے دو شریف زادے۔ ایک اخلاقی اور نتیجہ خیز ناول۔ مصنفہ جناب ابوالبرکات سید نور المنیب اللہ صاحب جاگیردار حیدرآباد دکن۔ ۴۵ صفحہ عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپا ہے۔ مطبع اختر دکن حیدرآباد میں ۸ کی قیمت پر ملسکتا ہے۔ اس قصہ کا خلاصہ کلام حضرت علی رضؓ کے اس شعر میں ہے۔

ان الفتی من یقول ھا انا ذا
لیس الفتی من یقول کان ابی

نوجوان شریف زادوں کو چاہیئے کہ اس قصہ کو پڑھیں اور نیک سبق حاصل کریں

آریوں کو نیک صلاح ۔ اخبار آریہ پترکا کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی زبان میں امریکہ اور جاپان [illegible] ہو رہا ہے۔ آریوں [illegible] اچھی تو ہے لیکن اتنی صلاح ہم اور دیتے ہیں کہ دیانند کی کتاب میں سے نیوگ والے باب کو علیحدہ رسالہ کی صورت میں چھاپ کر ان ممالک میں نہایت کثرت سے پہلے ہی شائع کرنا چاہیئے تاکہ بعد میں کسی کو گلہ شکایت کا موقع نہ رہے کہ آریوں نے فلسفی کا نچوڑ اتنی مدت ہماری نظروں سے کیوں پوشیدہ رکھا گیا۔

بقیہ ڈائری

کوہ صفا پر تبلیغ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قوم عرب کو کوہ صفا پر اکٹھے ہو کر بلایا۔ اور ہر ایک قوم کا نام لے لے کر پکارا اور فرمایا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ ایک لشکر تم پر چڑھائی کرنے کیواسطے آتا ہے تو کیا تم مانو گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں مانیں گے کیونکہ آپ ہمیشہ سے صادق اور امین ہیں۔ تب آپ نے فرمایا میں تم کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ جو اس بت پرستی کے سبب سے تم پر آنے والا ہے۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ انہوں نے سمجھا تھا کہ یہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا۔ لیکن جب ان کو اللہ تعالےٰ کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا۔ تو ابوجہل بول اٹھا۔

تبت لک سائر الیوم الھذا جمعتنا۔

تو ہلاک ہو گیا سارا دن۔ اسی واسطے تو نے ہمکو جمع کیا ہے

غرض باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ صادق اور امین سمجھتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر انہوں نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اٹھی۔ لیکن آخر آپ کامیاب ہو گئے۔ اور آپ کے مخالف سب نیست و نابود ہو گئے۔

اسباب ترقی اسلام فرمایا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ترقی ہو مگر وہ نہیں جانتے کہ ترقی کس طرح ہوا کرتی ہے۔ دنیا داروں نے تو یہی سمجھ لیا ہے کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہوگی۔ [illegible] کہ ترقی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اور اسی [illegible] صحابہ کا نمونہ دکھاؤ تو ترقی اسی طرح ہوگی جیسے پہلے ہوئی تھی۔ [illegible] بالکل یہی بات ہے کہ پہلے جو ترقی ہوئی۔ وہ صلاحیت اور تقویٰ اور راستبازی سے ہوئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جویا ہوئے اور [illegible] کے تابع ہو گئے۔ اب بھی جب ترقی ہوگی تو اسی طرح ہوگی [illegible] قرآن شریف پر عمل ہی ترقی [illegible] اللہ تعالیٰ نے تجارت زراعت اور ذرائع معاش جو جائز ہیں منع نہیں کیا۔ مگر ہاں اس کو مقصود بالذات [illegible] بلکہ اس کو بطور خادم دین رکھنا [illegible] کا منشا ہے کہ وہ مال خادم دین ہو [illegible] کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کے لئے قدم نہیں اٹھاتی۔ اور اپنے [illegible] نہیں کرتی۔ کبھی ممکن نہیں کہ وہ قوم ترقی کر سکے۔ یہ خیال محض غلط ہے کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہننے اور شراب پینے اور [illegible] میں مبتلا ہونے سے ترقی ہو سکتی ہے یہ تو ہلاکت [illegible] ہے۔ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو قوم رہتی تھی کیا وہ معاش اور آسائش کے سامان نہ رکھتے تھے؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑھتے ہوئے تھے؟ اسی طرح لوط علیہ السلام کے زمانہ میں بھی معاش کے ذریعے تھے اسی طرح اس زمانہ میں بھی معاش کے بعض ذریعے ہیں جن میں ایک یہ زبان بھی ہے۔ جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے۔ لیکن وہ زبان جو خدا کی زبان ہے جسے اللہ تعالےٰ نے علم و معرفت کی کنجی بنایا ہے۔ جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری اور معنوی سے باز رہیگا۔ بلکہ دعاؤں میں لگا رہیگا۔ تب ترقی ہوگی۔ یہ لوگ جو قومی ترقی قومی ترقی کا شور مچاتے ہیں۔ میں ان کی آوازوں کو سن کر حیران ہوا کرتا ہوں۔ کہ شاید ان کو مرنا ہی بھولا ہوا ہے۔ اور ناپائیدار زندگی کو انہوں نے مقدم کر لیا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاویں۔ ہم منع نہیں کرتے۔ کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نہ کرے۔ مگر افراط تو مذموم امر ہے۔ افسوس ان ترقی چاہنے والوں کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے۔ یہاں تک زنا بھی۔ جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتا رہا ہے۔ اگر یہی ترقی ہے۔ تو پھر ہلاکت کیا ہوگی؟ پس تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالےٰ کو رضامند کرو دعاؤں میں لگے رہو۔ اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو [illegible] نہیں ہے کہ [illegible] ہر قسم کی [illegible] اور مناسب معاش [illegible] زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت کرو مگر یہ نہیں کہ اس کو مقصود بالذات سمجھ کر دل اس سے لگا لو بلکہ دل اس سے ہمیشہ اداس رکھو اور ایسے ابتلا سے [illegible] اور دعا کرتے رہو کہ خدا تعالےٰ وہ زمانہ لاوے کہ فراغت کا زمانہ یا [illegible] میسر ہووے۔ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس پر مخالفت کرے۔ اس کا اختیار ہے کہ ہنسی کرے۔ اختیار ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔

جو لوگ آزاد مشرب ہیں وہ ایسی باتوں پر سخت ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور [illegible] پیچھے جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ تقویٰ [illegible] اور موت کو یاد رکھتے ہیں۔ وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟

[illegible] دیکھتا ہوں کہ جب تک صحت ہے اس وقت تک یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن جب ذرا مبتلا ہوتے ہیں تو ہوش میں آجاتے ہیں۔ پھر ہی مذہب کے لئے [illegible] ہوگا۔ جس قدر دنیوی آسائش و آرام میسر ہوگا اسی قدر [illegible] ہوں گے۔ ڈھیلا ہو جاویگا۔ جو شخص دنیوی وجاہت [illegible] پاتا ہے۔ اور قوم میں ایک عزت دیکھتا ہے وہ کیا سمجھ سکتا ہے۔ کہ دین کیا چیز ہے؟

صحیح پتہ

کتاب استجابۃ الفکر جس کا ریویو اخبار ہذا نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء میں کیا گیا تھا۔ اس کے ملنے کا صحیح پتہ یہ ہے

محمد علی صاحب۔ ٹیلر ماسٹر۔ آکسفورڈ رجمنٹ
دلکشا۔ لکھنؤ